اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۹ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء

۲۲- محرم الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

دو نظمیں .... صـ ۲

نماز و روزے کیساتھ اللہ سے مدد چاہو ۳/۵

درس القرآن ۶/۱۰

طبی مضمون بچوں کی نگہداشت ۱۱/۱۲

شذرات و اقتباسات .. ۱۳/۱۹

مختلف واقعات ۲۰/۲۴

کلام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان -

محترمہ نجم النساء صاحبہ شاہدرہ

چندہ سالانہ دو روپیہ ششماہی ۱ر

حُبُّ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

کسی بد بخت نے اِس بات کو لوگوں میں پھیلایا
یہ اُڑتی سی خبر فوراً مدینے میں بھی جا پہنچی
پریشاں ہو کے مسلم عورتیں باہر نکل آئیں
اُنہیں بیچاریوں میں اِک عفیفہ ایسی شامل تھی
خبر اُس کو ملی بھائی کے بیٹے کی شہادت کی
خبر اُس کو ملی پھر اُس کے شوہر کی شہادت کی
ہوا معلوم جب اُس کو نتیجہ اِس کہانی کا
کہا الحمدُ للہ اور کہا جوشِ مسرت میں
فدا ہیں اور مرا بیٹا بھی اور بھائی بھی شوہر بھی

رسُولُ اللہ نے جام شہادت نوش فرمایا
سکوں سوز دل وجان اک قیامت تھی کہ آپہنچی
تمنّائے شہادت میں سوئے جنگ جدل آئیں
لڑائی میں تھے جس کا بھائی۔ بیٹا۔ اور شوہر بھی
کہا اُس نے تو یہ۔ حضرتؐ ہیں کیسے اُن پہ ہیں واری
کہا اُس نے نہیں پروا۔ کہو حضرتؐ پہ کیا گذری
جناب رحمۃ للعالمینؐ کی زندگانی کا
یہ ہیں ڈوبے ہوئے الفاظ اُسکے کس محبت میں
تصدّق ہوں رسُول اللہ پر قسمت نے ہے میری

شہِ ہر دو سرا۔ زندہ ہیں تو کس چیز کا غم ہے
انہی کے دم قدم سے رونقِ بستانِ عالم ہے

زینب عبد الرحیمی

بیٹی کے رخصتانے پر ماں کے جذبات

رہو سسرال والوں میں یونہی روح رواں ہو کر
خوشی تیری خوشی [illegible] خوشی سسرال والوں کی
جہاں میں خاکساری ہی سے عزت و شرف حاصل ہے
نہ رکھنا پاس ممکن ہے۔ نہ فرقت ہی گوارا ہے
پرائی چیز اپنی ہو یہ ناممکن ہے دنیا میں
تری گڑیاں سنائیں گی کہانی تیری بچپن کی
بلائیں لے نہ ماں صدقے تجھے شادی مبارک ہو

رہی ماں باپ کی آنکھوں میں جیسے پتلیاں ہو کر
سدا سسرال میں رہنا اے بیٹی شاد ماں ہو کر
سمجھ کر فخر رہنا گھر میں خاک آستاں ہو کر
پہیلی ہو گئی امّاں کو تو بچّی جواں ہو کر
جسے پالا نہیں اب زور اس بیٹی پہ ماں ہو کر
کھلونے ہی نظر آئیں گے تیرے داستاں ہو کر
نظر آئے تجھے شوہر کا گھر باغ جناں ہو کر

(عصمت آرا (ڈیروی) اہلیہ حسن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء

اَسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ

خدا تعالےٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے کہ مشکلات کو آسان کرنے اور مصائب سے نجات پانے کے لئے روزے اور نماز کے ذریعے مجھ سے مدد چاہو۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ کہ کمزوروں کا ہتھیار دُعا ہے۔ اور دُعا ایک ایسی نعمت ہے جس سے ہر مومن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مرد تو اور خدمات بھی بجا لانیکی طاقت رکھتے ہیں۔ مگر عورتوں کے لئے بالخصوص دُعا کی راہیں ہر حالت میں کُھلی ہیں۔ اس لئے آجکل بہت دُعائیں کرنی چاہئیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"دُعا ایسا ہتھیار ہے۔ کہ کوئی کامل یقین اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس سے کام لیتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں میں سے بعض امراء ہیں۔ وہ مالی لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے۔ بعض اہل علم ہیں۔ وہ تبلیغی لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے۔ بعض اہل حرفہ ہیں۔ وہ مثلاً غیر ممالک میں نکل جانے کے لحاظ سے تحریک جدید میں زیادہ حصہ لیں گے بعض بچوں والے ہیں۔ وہ تحریک جدید کے بورڈنگ والی تحریک میں زیادہ حصہ لیں گے۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو نہ اپنے پاس مال رکھتے ہوں گے نہ دولت نہ علم نہ حرفہ نہ فن۔ وہ دل میں کُڑھتے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے۔ ہمارا اس ثواب میں کیا حصہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے والوں میں ہم کیونکر شامل ہوں۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ اُنہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اُن کا بھی اِس تحریک میں حصّہ رکھا ہے۔ جو دوسروں سے کسی طرح کم نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ دُعا کریں۔ کہ اِس جنگ میں جو آج ہمیں دوسروں سے درپیش ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں فتح دے۔ اور مقابلہ کرنے والے دشمنوں کو ذلیل اور رُسوا کرے۔ اس عمل کے نتیجہ میں وہ اُن لوگوں سے پیچھے نہیں رہتے جو مال رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کر رہے ہیں۔ جو طاقت رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں طاقت خرچ کر رہے ہیں۔ جو فن رکھتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی فنّی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ اور گو دُنیا کی نگاہوں میں یہ دُعائیں ہیچ نظر آتی ہوں۔ اور اِس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ محض زبانی دُعائیں ہیچ ہی ہوتی ہیں۔ لیکن پگھلے ہوئے دِل کی دُعا ہیچ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ بہت بڑی قیمت رکھتی ہے۔

دُعا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ وہ اس قسم کا سوال ہے۔ جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنی سوال کرنا موت ہے۔ اور مانگنے والے کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آقا کے دروازہ پر مر جائے۔ تب اُسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ پس وہ دُعا جو خدا تعالےٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے۔ وُہ دُعا جو اُس کی رحمت کو کھینچ لاتی ہے۔ وُہ مضطر والی دُعا ہے۔ وُہ دُعا ہے جو دل کا خون کر دیتی ہے۔ اگر وہ دل کا خون کسی شیشی میں گرایا جا سکے۔ یا کسی کٹوری میں جمع کیا جا سکے۔ تو بتاؤ وہ لوگ زیادہ قابل قدر سمجھے جائیں گے جو سونا چاندی اور پیتل خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ یا وہ زیادہ قابل قدر سمجھا جائیگا۔ جس نے اپنے دل کا خون خدا تعالےٰ کے آگے پیش کر دیا“۔

پھر اپنی دُعاؤں کو قبولیّت کا شرف دلانے کے لئے روزے رکھنے چاہئیں۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جماعت کے افراد سات ہفتہ ہر سوموار کو روزہ رکھا کریں اور دُعا مانگنے میں لگے رہیں۔ تا حق کا بول بالا ہو۔ اِس کے لئے حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں مندرجہ ذیل کلمات فرمائے :۔

”پس پھر آؤ کہ سات روزے رکھیں۔ جو اگلے ہفتہ سے شروع کر کے ہر پیر کے دن رکھے جائیں۔ اور اور چونکہ نفلی روزے سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے جو سفر میں ہوں۔ وہ بھی رکھیں۔ اور اگر کوئی مسافر یا بیمار ہونے کی وجہ سے پیر کے دن روزہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ جمعرات کے دن رکھے۔ اور اس طرح چالیس دنوں میں یہ ختم کئے جائیں۔ اور ان دنوں میں ملکر بھی اور انفرادی طور پر بھی ایسی دُعائیں کی جائیں۔ جو عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ تا خدا تعالےٰ اپنی فوجوں کو حکم دے۔ کہ ساز و سامان سے تیار ہو جاؤ۔ اور جاؤ کہ دنیا کے پردہ پر میرے کچھ مظلوم بندے ہیں۔ اُنہیں کمزور سمجھ کر کچھ طاقتور حکام اور اکثریت کے نمائندے ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ ان کے دل غم سے بھرے ہُوئے ہیں۔ اور آنکھیں اشکوں سے پُر ہیں۔ وہ تھوڑے ہیں اور بے کس۔ دنیا کے پردہ پر کوئی ان کا والی نہیں۔ ہر قوم ان سے اِس لئے دشمنی کر رہی ہے۔ کہ انہوں نے میری آواز کیوں سُنی۔ اور میری پکار پر لبیک کیوں کہا۔ مَیں ان کی آواز سُنونگا اور ان کی پکار کو بیکار نہیں جانے دوں گا۔ بیشک دُنیا داروں کی نگاہ میں وہ بیکس ہیں۔ مگر اُنہیں کیا معلوم کہ مَیں ان کا والی ہوں۔ اور مَیں ان کا حامی ہوں۔ تم جاؤ۔ اور ان کے مخالفوں کو دُنیا سے مٹا دو۔ خواہ دلوں میں تبدیلی پیدا کر کے اور ہدایت بخش کر یا ضد کی صُورت میں انکے گھروں پر میری لعنت برسا کر اور میرا عذاب نازل کر کے پس جُھک جاؤ اور دُعا کرو۔ پھر جُھک جاؤ۔ اور دُعا کرو۔ اور پھر جُھک جاؤ۔ اور دُعا کرو۔ یہانتک کہ عرشِ الٰہی سے تمہاری امداد کا حکم نازل ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کے ایک مقدس کو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب کو اتنی گندی گالیاں دی گئی ہیں۔ اور ایسے ناپاک الفاظ سے اُسے یاد کیا گیا ہے۔ کہ یہ دُنیا اب مومن کے رہنے کے قابل نہیں۔ جب تک خدا کا ہاتھ اُسے پھر پاک نہ کرے۔

یہ ناپاک ملک خدا کے قہر کو بلا رہا ہے۔ اور یہ گندے لوگ اُس کے غضب کو بھڑکا رہے ہیں۔ ہم نے اُن کا کیا قصور کیا تھا۔ کہ ہم پر یہ ظلم ہو رہے ہیں۔ ہم ہمیشہ حکومت کے وفادار رہے ہیں۔ اور اب بھی وفادار ہیں۔ ہم ہمیشہ بنی نوع انسان کے خیر خواہ رہے ہیں۔ اور اب بھی خیر خواہ ہیں۔ مگر ہم کیا کریں۔ کہ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ اور ظلم کا طوفان تھمنے میں آتا ہی نہیں۔ کاش یہ لوگ ہمیں قتل کر دیتے۔ مگر ہمارے آقا کو گالیاں نہ دیتے۔ کاش حکومت ہمیں پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیتی۔ مگر ان ناقابل برداشت گالیوں کو جو ہمیں نہیں۔ بلکہ ہمارے جان و دل سے پیارے ہادی کو دی جاتی ہیں۔ بند کرا دیتی۔ اگر حکومت کو خدا تعالیٰ نے باطنی آنکھیں دی ہوتیں۔ تو وہ اس خون کو دیکھ سکتی جو ہمارے دلوں سے بہہ رہا ہے۔ وہ اس خون کا بدلہ لیتی ہے۔ جو چمڑے سے بہایا جاتا ہے۔ پھر کیوں وہ اس خون کا بدلہ نہیں لیتی۔ جو دل سے بہایا جاتا ہے۔ اب اس دُکھ کی ساعت میں جبکہ خدا تعالیٰ ہمیں خود بدلہ لینے سے منع کرتا ہے۔ ہم اس کے سوا کیا کر سکتے ہیں۔ کہ اس کے حضور میں گر جائیں۔ اور اپنے آنسوؤں سے اپنی سجدہ گاہ کو تر کر دیں۔ اور التجا کریں کہ اے ہمارے خدا۔ اے ہمارے آقا۔ اے بیکسوں کے والی۔ اے مظلوموں کے حامی۔ تیری یہ دُنیا ظلم اور جور سے ناپاک ہو گئی ہے۔ اپنے فرشتوں کو بھیج۔ کہ توبہ کے پانی یا عذاب کی آگ سے اس کو پاک کریں۔ کہ اب اس دُنیا میں ایک ایک دن کی رہائش ہمارے لئے عذاب ہے۔ تیرا وعدہ تھا۔ کہ تُو اسے ہمارے لئے جنّت بنائیگا۔ اے سچے وعدوں والے۔ تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تجھے تیرے ہی جلال کی قسم دیتے ہوئے ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے زخمی دلوں پر ہمدردی کا مرہم لگا۔ اور اس دُنیا کو جو ہمارے لئے خارزار جنگل بن گئی ہے۔ اپنی محبّت کا گلزار بنا دے۔ اور ہمیں وہ تقویٰ بخش۔ جس سے تیرا نہ ختم ہونے والا وصال ہمیں حاصل ہو۔ اور وُہ ہمّت بخش۔ کہ جس سے تیرے رُوٹھے ہُوئے بندوں کو ہم منا کر واپس لا سکیں۔ اے آقا۔ تجھ میں سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تیرا در نہ کھٹکھٹائیں تو کہاں جائیں۔ تجھ سے نہ مانگیں۔ تو کس سے مانگیں۔ رحم کر۔ رحم کر۔ رحم کر۔ کہ تُو اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہے۔ اور ہم تیرے دروازے کے ابدی بھکاری۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن:

وی پی واپس کرنیوالی مصباحی بہنیں

جن خریداران مصباح نے باوجود بقایا اپنے ذمہ ہونے اور سال میں سے چار ماہ گذر جانے کے اور باوجود بار بار یاد دہانیوں کے پھر بھی وی پی واپس کر کے ہمیں مزید نقصان پہنچایا ہے۔ ان کی خدمت میں وہی پرچہ دوبارہ ٹکٹ لگا کر پھر بھیجدیا ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ چندہ سالانہ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر مشکور فرمادیں گے۔ مصباح کا فنڈ اس وقت آپ کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ اس لئے نہ صرف اپنی خریداری برقرار رکھیں۔ بلکہ اور خریدار بھی بنائیں:

(مینجر اخبار مصباح)

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(سورۃ جن رکوع اوّل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۔

تُو کہدے اُن لوگوں کو یہ کہ وحی کی گئی ہے میری طرف (اور وہ وحی یہ ہے) کہ کچھ لوگوں نے جنّوں میں سے سُنا ۔

نَفَرٌ - افراد - کچھ لوگ - نَفُوْد کے معنے اصل میں چلنے کے ہیں۔ اور نفر سے مُراد جماعت - پچھلے زمانے میں لوگ خطرے کیوجہ سے اکیلے سفر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اکٹھے سفر کیا کرتے تھے۔

پھر انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے سُنا ہے۔ قرآن عجیب قُرْاٰنًا۔ پڑھی جانیوالی چیز۔ قرآن کا نام جو قرآن رکھا گیا۔ تو گویا یہ پیشگوئی تھی۔ کہ قرآن کریم تمام دُنیا میں پھیل جائیگا اور پڑھا جائے گا ۔

عَجَبًا - عجیب - حیرت کے اظہار کے لئے ہے۔ لیکن کس چیز میں عجیب یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس میں حد بندی نہیں۔ اگر علوم کو لیں۔ تو قرآن کریم جیسی بہتر کوئی کتاب نہیں۔ اگر نیکی کو لیں تو قرآن کریم سے بہتر کوئی کتاب نہیں ۔

فصاحت - بلاغت - نیکی - تقویٰ کسی پہلو سے لے لیں۔ مگر دُنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکتی ہو ۔

یَهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۔ وہ تو گویا پکڑ کر ہدایت (سچائی۔ سیدھی راہ) کی طرف لیجاتی ہے۔ الرُّشْد - ہدایت - فَاٰمَنَّا بِهٖ - اور ہم تم سے بغیر مشورہ لئے ایمان لے آئے۔ یعنی اس کو تعلیم مجبور کرتی ہے۔ اسمیں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی ۔

جنّ - یہ جن لوگ کون تھے۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ نصیبین کے (یہود) جن تھے نصیبین میں اسوقت یہودی رہتے تھے۔ قرآن کریم میں جنّ کئی معنوں میں آتا ہے۔ (۱) جن انسان کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ (۲) جنّ کسی پوشیدہ چیز کو بھی کہتے ہیں۔ اس لئے جس کو جنوں ہو۔ اس کو مجنون کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ (۳) ماں کے پیٹ میں جب بچہ ہوتا ہے۔ تو اس کو جنین کہتے ہیں۔ (۴) رات کی تاریکی بھی جن کہلاتی ہے۔ (۵) اور اسی طرح بڑے لوگوں کو بھی جن کہتے ہیں جو دربان رکھتے ہیں۔ اور مل جل نہیں سکتے۔ (۶) کان من الجن ابلیس کے لئے آیا ہے۔ (۷) ملائکہ کی ایک پوشیدہ مخلوق بھی ہے۔ (۸) جنّ ان بیماریوں کو بھی کہتے ہیں۔ جو انسان میں مخفی اسباب کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے ہیضہ طاعون وغیرہ۔ کیونکہ یہ ایسے جراثیم کے ذریعہ سے ہوتی ہیں۔ جو مخفی ہوتے ہیں۔ بمشکل نظر

آتے ہیں۔ (۹) ایک عام لوگوں میں بھی جنّ کا لفظ مشہور ہے۔ جسے جادو منتر وغیرہ کے ذریعہ سے قابو کر لینا بیان کیا جاتا ہے۔ مگر یہ قرآن کریم سے ثابت نہیں ہے۔ قرآن کریم سے یہ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ جنّ ایک پوشیدہ مخلوق ہے۔ جو رات کی تاریکی میں وفد کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ان سے قرآن شریف سُنا۔ اور ایمان لاکر واپس چلے گئے۔ یہ جنگ میں بھی شامل ہوئے۔ لیکن وُہ ایسی مخلوق نہیں۔ کہ وہ چیزیں کھانے وغیرہ لائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی کئی دنوں فاقہ کیا۔ انہی کے لئے کھانا لے آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کو کسی شخص نے لکھا۔ کہ میری بہن کے پاس جنّ آئے تھے۔ اور وہ آپؑ کو بھی مانتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا تھا۔ یہ جنّ وغیرہ وہم ہیں۔ انسانی دماغ میں بعض نقص وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور اس کے واہمہ کا یہ نتیجہ ہیں۔ یہ خیال کرنا غلط ہے۔ کہ جنّ ایک ایسی مخلوق ہے۔ جو انسان کے نفع نقصان میں دخل دے سکتے ہیں۔ وہ تو ایک ایسی مخلوق ہے۔ جو الگ رہتی ہے۔ جس طرح فرشتے۔ بعض ان میں سے شیطان ہوتے ہیں۔ جنّ بدتحریک تو کر سکتے ہیں لیکن انسان پر قبضہ وغیرہ نہیں کر سکتے۔ یا اس کے کسی کام میں ہاتھ نہیں بٹا سکتے۔

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا۔ انہوں نے کہا۔ اب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں۔ (اور اس کی علامت یہ ہے) کہ تم ہمارے نفسوں کو شرک سے پاک دیکھوگے خواہ ہمیں کتنی تکالیف کیوں نہ ہوں۔ ہم کسی کو خدا کا شریک نہیں بنائیں گے۔ یہ پہلی بات ہے جو مومن کو حاصل ہوتی ہے۔ یعنے شرک سے پاکیزگی۔ ایمان کی علامت یہی ہے۔ اور یہ علامت ہے ایمان اور عدم ایمان کی۔ جب کوئی قوم بگڑ جاتی ہے۔ تو اس میں شرک پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے اسکو محبت ہو تو اس کا نقش اس کے دل پر ہوتا ہے۔ ہر ماں یہاں تک کہ ایک پاگل ماں بھی اپنے بچے کو پہچان لیتی ہے۔ اگر دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو تو اور کوئی چیز داخل نہیں ہوسکتی۔ عیسائی قوم میں پہلا نقص شرک ہے۔ یعنی وہ عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں باوجود اتنی صاف تعلیم پاک تعلیم۔ نیک تعلیم موجود ہونے کے پھر بھی شرک آگیا ہے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔ اور اب ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اپنے رب پر اور یہ کہ خدا کی شان ہی بالا ہے۔ نہ اس کی بیویاں ہیں اور نہ اس کا کوئی بیٹا۔ صَاحِبَۃً۔ بیویاں۔ وَلَدًا۔ بیٹا۔ اِتَّخَذَ۔ بنالینا پکڑ لینا۔ یہاں پر نہ ہونے کے معنوں میں آیا ہے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا۔ اور ہمارے بیوقوف لوگ اللہ تعالےٰ پر ظلم کی باتیں کرتے تھے۔

شَطَطًا۔ بعید۔ شَطَّ۔ کے معنے بُعد۔ دوری حق سے دُور۔ حد سے بڑھی ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے متعلق

ایسی باتیں کرتے تھے جو حق سے دور ہوں۔ یعنے حق پر نہ ہوں۔ اب اگر سوال ہو۔ کہ بیوقوفی تو کرتے تھے مگر تم جواب کیوں نہ دیتے تھے۔ تو اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ اپنے لیڈروں پر اعتبار کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔ دُنیا میں تباہی اسی طرح آتی ہے۔ لوگ اپنی عقل کو تو استعمال نہیں کرتے بلکہ بھیڑ چال چلتے ہیں ؛

وَ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ اور یہ کہ ہمیں یقین تھا۔ کہ خدا تعالیٰ پر کوئی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ خواہ جن ہوں یا انس۔ پھر یہ بھی بات تھی۔ کہ انسانوں میں سے ایک گروہ تھا۔ جو ایسے بڑے لوگوں کو جائے پناہ بناتا۔

رَهَق۔ برا فعل۔ بیوقوفی۔ ظلم۔ گناہ۔ تہمت۔ جھوٹ۔ فریب۔ گناہ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنی لیڈری جتاتا ہے۔ بجائے اسکے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی لیڈری کو قائم کرے۔ اپنی لیڈری قائم کر لیتا ہے۔ خدا کی صفات کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ جیسے ایک فقیر کو پیسہ نہ دیں۔ تو وہ کہتے ہیں الٹا دوں چودہ طبق۔ اور دوسرے یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ خود پیسہ پیسہ کا محتاج ہے چودہ طبق کس طرح الٹا سکتا ہے۔

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جسطرح کہ تمنے گمان کیا کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو مبعوث نہیں فرمائیگا ؛

ایک گناہ کا ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ جب ایک قوم کو اس بات کا یقین ہو۔ کہ اب کوئی نہیں آئیگا۔ تو وہ گناہ میں بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا ڈر تو نہیں ہوتا۔ کہ کوئی نگہبان ہے جو اس کے جھوٹ وغیرہ کو کھولے۔ اُن کے دلوں میں سے ایمان نکل جاتا ہے جتنا مرضی ہو جھوٹ بنالیں۔ حالانکہ جب تک دُنیا قائم ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر آنے ضروری ہیں ؛

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ

لَمَس۔ تلاش۔ جستجو۔ طلب۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے آسمانوں کو تلاش کیا۔ تو ہم نے اس کو پایا۔ کہ وُہ شہب اور سخت چوکیداروں سے بھرے ہُوئے ہیں ؛

شُهُبٌ۔ جمع ہے شہاب کی جنکو انگریزی میں میٹیرز کہتے ہیں۔ وہ چیز جو رات کے وقت آسمان پر ٹوٹتی ہُوئی نظر آئے۔ جسکو کہتے ہیں تارہ ٹوٹتا ہے۔ شہاب ستارے کو بھی کہتے ہیں۔ وہ اصل ستارے تو نہیں ہوتے۔ بلکہ فضائے بالا کا ایک طبقہ ہے جہاں پر مختلف وزن کے پتھر زمین کے گرد چکر کھاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ زمین کی کشش کیوجہ سے نیچے آتے ہیں۔ اور تیزی کیوجہ سے وہ ہوا سے رگڑ کھاتے ہیں۔ اور روشن ہو جاتے ہیں ؛

یہ ایک خدا تعالیٰ کی قدرت کا راز ہے۔ کہ جب کوئی نبی آتا ہے۔ تو یہ میٹیرز ( ) بہت گرتے ہیں۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو یہ میٹیرز بکثرت گرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت بھی کثرت سے گرے تھے۔ ہر نبی کے

زمانے میں یہ نظارہ ایک دن ضرور نظر آتا ہے۔ اس کا نبیوں کے ساتھ تعلق ہے۔ پس اس نظارے کو دیکھ کر وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کو سخت پہروں سے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ سخت پہروں کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب کوئی نبی آتا ہے۔ تو بہت سے جھوٹے لوگ اسکے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں؛

وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا

اور یہ کہ ہم پہلے بیٹھا کرتے تھے آسمانوں میں سننے کی جگہ پر۔ جو کوئی اب سُنیگا تو وہ ضرور پائیگا شہاب کو گھات لگائے ہوئے۔ رَصَدًا۔ انتظار کرتا ہوا۔ یعنی پہلے تو ہمارا نجوم چل جاتا تھا لیکن اب کوئی نہیں۔ جب کوئی جھوٹ کہتا ہے۔ تو ایک شہاب اس پر پڑتا ہے۔ جو کہ انتظار میں ہوتا ہے یعنی جھوٹ روشن نشانوں سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

وَاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

اور یہ کہ ہمیں بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ کیا یہ ارادہ کیا گیا ہے بُرائی کا ملک میں رہنے والوں کے لئے۔ ارض۔ دنیا ملک یا ارادہ کر لیا ان کے رب نے ہدایت دینے کا؛ ہمیں معلوم تھا کہ بعض ہم میں سے نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ یہ ترجمہ ہے

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا

طَرَآئِقَ قِدَدًا۔ مختلف فرقے۔ (۲) طرائق اپنی اپنی سمجھ سے کام کرنے والے جن میں اتحاد نہ ہو۔ ہم بھی ایک بات پر قائم نہیں رہے تھے؛

وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا

اور ہم کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہم خدا کو زمین میں تقدیر جاری کرنے سے نہیں روک سکتے۔ اور نہ اُس کی سزا سے بچ سکتے ہیں۔ اور جب ہم نے جان لیا کہ تعلیم آنحضرت صلعم کی ہی رہے گی۔ تو ہم نے مان لیا۔ اور ہم تمہیں بھی خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پس جو کوئی مان لے گا۔ تو نہ اس کو کسی خطرے کا ڈر ہوگا۔ اور نہ رھق کا۔ نُعْجِزَهٗ هَرَبًا۔ ہم خدا کو بھاگ کر عاجز نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی سزا سے بچ نہیں سکتے رھقًا۔ گناہ۔ تہمت خواہ مخواہ لگا دینا۔ رھقًا کے معنے کسی چیز کو اُوپر چڑھانے کے بھی ہوتے ہیں یعنی اب کام اسکے اوپر نہیں ڈالا جائے گا۔ جو اُس کی طاقت سے باہر ہو۔ اس کے نیک اعمال ضائع نہیں ہو سکتے۔ خواہ مخواہ تہمت نہیں لگائی جائے گی۔ بخسًا۔ نقصان۔

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۞ وَاَمَّا

قسط ظلم کرنا۔ انصاف کرنا۔ جرم۔ یہاں قاسط کے معنے وہ لوگ جو حق سے دُور ہو جائیں۔ تحرّوا۔ قصد کیا ... رشد۔ ہدایت۔ تو جو کوئی اس تعلیم کو مان لیگا۔ تو اس نے قصد کیا ہوگا بھلائی کا اور جو نہ ماننے والے ہوں گے۔ تو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے؛

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ

لَا سْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًاؕ یہاں پر جنّوں کی بات ختم ہوئی۔ اور خدا کا کلام شروع ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی ہوئی ہے۔ واؤ کا عطف قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ کیطرف ہے۔

اور وہ اس تعلیم پر قائم رہے جو اُنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پائی۔ تو ہم ان کو وافر پانی پلائیں گے۔ یعنی دین و دنیا دونوں شدھار دیں گے۔

تاکہ اپنے سچے دین کے بارے میں ان کا امتحان لیں۔

اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے اعتراض کرتا ہے تو ہم اُس کو سخت عذاب دیتے ہیں۔

عَذَابًا صَعَدًا۔ سخت عذاب۔ وہ عذاب جو بڑھتا جائے۔ سلك المكان۔ اسکے مکان میں داخل ہوا۔ اور اس کو داخل کیا مکان میں۔ صَعَدًا۔ اوپر چڑھنے والی چیز۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًاؕ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًاؕ اور یہ بھی کہدے اے نبیؐ یہ کہ اللہ نے وحی کی ہے۔ کہ جب کوئی اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے۔ تو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے۔ تو اس کی باتیں کرتا ہے۔ تو بجائے اسکے کہ قوم اس سے فائدہ اُٹھائے اسپر جھنڈ در جھنڈ ہو کر حملہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔

عَبْدًا۔ اللہ کا بندہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ بھی کہدے اے نبیؐ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کی ہیں۔

لِبَدًا۔ ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے جھنڈ در جھنڈ۔ اس لئے لِبادا اُس کوٹ کو بھی کہتے ہیں جو اُوپر لپیٹتے ہیں۔ لِبادا۔ اُورکوٹ۔ وہ لبادا اوڑھے ہوئے ہے۔ یعنی اُورکوٹ۔

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان ۲۶ر جنوری)

مُفید طبّی مضمون

از ایچ نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

میری پیاری بہنو! ہمارے حاصل کرنیکے لئے دُنیا میں دو ہی قسم کے علم ہیں۔ ایک دین کا علم ہے اور دوسرا بدن کا علم یعنی طب کا علم۔ چونکہ جب تک انسان کی جسمانی صحت صحیح نہ ہو دین کے فرائض عمدگی سے ادا نہیں ہوسکتے۔ اِس لئے ضروری ہے۔ کہ علم طب جو صحت کو ٹھیک رکھنے اور امراض کو دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔ حاصل کیا جائے۔

میری بہنیں اخبار مصباح کے ذریعہ جہاں دین کے احکام سے پُوری پوری واقفیت حاصل کر رہی ہیں۔ وہاں ان کا علم طب سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اسلئے مَیں نے مصباح ہر ماہ ایک مفید طبّی مضمون شائع کرانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ کیونکہ مَیں چاہتی ہوں۔ کہ گھروں میں عام ہونے والی روزانہ امراض کے علاج سے واقف ہونے کیوجہ سے آپ نہ صرف حملۂ مرض سے بچ سکیں۔ بلکہ اپنے اہل وعیال کا علاج بھی خود کرسکیں۔

اور ڈاکٹروں۔ حکیموں کے خرچ میں بڑی حد تک کفایت رہے۔ چنانچہ اس پہلی اشاعت میں بچوں کی امراض کے متعلق ذکر کروں گی۔ کیونکہ ہماری عدم واقفیت سے آئے دن بچے بیمار رہتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ اس مضمون کو ضرور پسند کریں گی ؛

بچوں کی نگہداشت

مَیں بہتر خیال کرتی ہوں۔ کہ مضمون کو مکمل بنانے کیلئے قبل اس کے کہ بچوں کے امراض کا ذکر کروں سب سے پہلے بچوں کی پیدائش کیوقت رکھ رکھاؤ کا ذکر کروں: تاکہ مضمون ایک ترتیب سے چلتا رہے۔ چونکہ ماؤں کی کم علمی اور غفلت کیوجہ سے اکثر بچے بہت تھوڑی عمر میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اسلئے بچوں کے متعلق بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ؛

بچہ کی پیدائش۔ جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو چند منٹ بعد رونے لگتا ہے۔ جس سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ بچہ سانس لینے لگ گیا ہے۔ اس لئے بچہ کا پیدا ہوتے ہی رونا نہایت ضروری ہے۔ اگر بچہ نہ روئے تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ بچہ کا سانس بند ہے۔ تب بچہ کے ناک مُنہ کو صاف کردیں۔ اور اُس کی مقعد پر (یعنی پاخانہ کی جگہ) برف یا سرد پانی رکھیں۔ جس سے فوراً سانس آنے لگ جائیگا۔ چونکہ پیدائش کے وقت بچے کے جسم پر چکنی سی رطوبت لگی ہوتی ہے۔ اس لئے غسل دیکر صاف کر دینا چاہیئے۔ غسل کے لئے گرم پانی اور عمدہ قسم کا صابن یا کسٹائل سوپ وغیرہ استعمال کریں۔ بعد غسل بچے کے جسم کو نرم تولئے سے صاف کر کے بدن پر قدرے میٹھا تیل مل دینا چاہیئے۔ اور بچہ کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ بچے کا لباس نرم ملائم اور ڈھیلا ہونا ضروری ہے۔ اور اُسے ہر روز دن میں ایک دو بار غسل دینا چاہیئے۔ چند ہفتوں تک غسل کیلئے پانی نیم گرم ہو۔ بعد ازاں موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد پانی استعمال ہو سکتا ہے ؛

پیدائش کے تھوڑی دیر بعد بچہ کو سیاہ رنگ کا پاخانہ آجاتا ہے۔ اگر پاخانہ نہ آئے تو چار ماشہ کے قریب کسٹرائل اور دو شہد ملا کر چٹا دیں۔ یا عرق گلاب خالص میں قدرے دیسی کھانڈ ملا کر بچہ کو پلائیں تاکہ پاخانہ خارج ہو جائے۔ بچہ کو روزانہ دو بار پاخانہ آجاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو مذکورہ بالا عمل کریں یا مندرجہ ذیل نسخہ جس کا نام جنم گھٹی ہے بنا کر دیں ؛

نسخہ جنم گھٹی۔ سونف ۱ ماشہ۔ مویز منقہ ۱ دانہ۔ بار ٹنگ چاکسو۔ نرکچور۔ ہلیلہ زرد۔ گُل سرخ۔ برگ سنا کی ہر ایک ماشہ ماشہ گلقند ۳ ماشہ۔ سب کو تھوڑے پانی میں پکائیں اور چھان کر اُس میں رُوئی یا کپڑے کی بتی تر کرکے بچہ کو چٹائیں اگر پاخانہ ٹھیک طور پر آتا رہے۔ تو پھر کوئی چیز دینے کی ضرورت نہیں ہوتی خواہ مخواہ جلاب وغیرہ نہ دیں ؛

پیدائش کے چند گھنٹہ بعد ماں کا دودھ پلائیں پہلے ہفتہ سے چھٹے ہفتہ تک ہر دو گھنٹہ بعد۔ اور ماہ سے چھ ماہ تک ہر تین گھنٹہ بعد بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے اور چھ ماہ کے بعد ہر پانچ گھنٹہ بعد بچہ کو دودھ پلائیں ہمارے ملک میں یہ بہت بُرا رواج ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے ننھے بچوں کو بہلانے کے لئے ہاتھ میں روٹی کا

ٹکڑا دیدیا جاتا ہے۔ تاکہ بچہ دھیان لگا رہے! یہ بات بہت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ننھے بچے کی انتڑیاں روٹی کی برداشت نہیں کر سکتیں۔ اِس لیئے ایسے بچوں کو مرض اسہال پیچش۔ نفخ کا مرض ہو جاتا ہے۔ اور بچہ دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ ایک سال کی عمر تک بچہ کو سوائے ماں کے دُودھ کے اور کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ اگر کسی وجہ سے ماں کا دُودھ میسّر نہ آئے۔ تو پھر بچہ کو بکری یا گائے کا دُودھ دینا چاہیئے۔ چونکہ گائے کا دُودھ بھی ماں کے دُودھ سے گاڑھا ہوتا ہے۔ اسواسطے اس میں نصف وزن پر پانی ملا کر جوش دے لیں اور قدرے کھانڈ ملا کر دیں۔ دُودھ کو جوش دیتے وقت اگر اس میں تھوڑی سی سونف یا سوڈا بائی کارب ملالیں تو جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اس طرح دودھ پلانے کے لئے ولائیتی بوتلیں بنی ہوتی ہیں جن کے آگے نپل لگا ہوتا ہے۔ اس سے بچہ بآسانی دُودھ پی لیتا ہے لیکن ان بوتلوں اور نپل کو ایک دفعہ دُودھ پلا چکنے کے بعد گرم پانی سے دھو کر صاف کر لینا چاہیئے۔ ایک سال کے بعد اگر بچّہ کو کسی دوسری غذا کے دینے کی ضرورت ہو۔ تو ارا روٹ یا ساگو دانہ یا چاول خوب نرم پکا کر دینے چاہئیں ؛

اگر بچّہ کو گائے وغیرہ کے دُودھ سے دست آتے ہوں۔ تو دُودھ میں لائم واٹر یعنی چونے کا پانی قدرے ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ اِس سے بچّہ کا ہاضمہ درست رہتا ہے۔ اور بچّہ موٹا بھی ہو جاتا ہے۔ لائم واٹر عام دوکانداروں سے مل جاتا ہے۔ اگر خود تیار کر لیا جائے۔ تو کوئی خرچ نہیں آتا۔ یہ بچّوں کے لئے بہت مفید چیز ہے۔ اِس سے اسہال۔ قے۔ بدہضمی۔ نفخ دُور ہو جاتے ہیں ؛

ترکیب بنانے لائم واٹر کی:۔ چُونا کی ڈلی جسکو پانی نہ لگا ہو دو۲ تولہ لیکر ایک قلعی دار برتن میں ڈالیں۔ اور برتن میں ایک سیر صاف پانی ڈالیں۔ اور تھوڑی دیر بعد اچھّی طرح ہلا دیں۔ پھر ایک دن رات پڑا رہنے دیں۔ جب اچھّی طرح پانی نتھر جائے۔ تو آہستہ سے اُوپر کا پانی نتھار لیں۔ اور صاف بوتل میں محفوظ رکھیں۔ اور ضرورت پر کام میں لاویں۔ یہی لائم واٹر ہے۔ جو بچّوں کیلیئے بہت عمدہ چیز ہے۔ اور یہی چیز مختلف ناموں سے بچوں کے لئے بکتی ہے جو بہت مفید ہوتی ہے۔ اَب آپ خود تیار کر کے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اسمیں اگر تھوڑی سی کھانڈ ملا کر میٹھا کر لیں اور روزانہ چھوٹا چمچہ بھر صبح و شام بچّہ کو دیں۔ تو بہت مفید ہے۔ بچّے طاقتور اور تندرست رہتے ہیں ؛

بچّہ کا دُودھ چھُڑانا۔ جب بچّہ دو۲ سال کا ہو جائے۔ تو ماں کا دُودھ چھُڑا دینا چاہیئے۔ لیکن یکدم نہ چھُڑائیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ کم کرتے جائیں۔ اور گائے کا دُودھ یا چاول وغیرہ کھانے کو دیں۔ یکدم دُودھ چھُڑانے سے کئی قسم کے امراض ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جن کا ذکر اپنے اپنے موقعہ پر کیا جائے گا ؛

(باقی آئندہ)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی اشاعت بڑھانے میں پُوری پُوری کوشش فرمائے ؛

(مینجر)

شذرات واقتباسات

تیرہ مہینے کا سال

مسٹر کارٹس درنہ اسوقت بلاشبہ فن تقویم کے سب سے بڑے ماہر اور اس میں اِصلاح کرنے کے سب سے زیادہ سرگرم کارکن ہیں۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کے پُورے پچاس سال اس اہم مسئلہ کی پیچیدگیوں کو سمجھنے اور اصلاحوں کے سوچنے ہی پر وقف کئے ہیں۔ چنانچہ اب اُنہوں نے کامطالعہ اور تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ہر ماہ چار ہفتوں یعنی ۲۸ دن کا ہی ہونا چاہیئے۔ اور مہینے کی پہلی تاریخ ہمیشہ اتوار کے روز ہی ہونی چاہیئے۔ اور سال بارہ مہینوں کی بجائے ۱۳ تیرہ مہینے کا ہونا چاہیئے۔ ہر سال کا آخری دن یعنی ۲۹- دسمبر (تیرھویں مہینے میں دنوں کی تعداد بجائے ۲۸ کے ۲۹ ہوگی۔) کا کوئی نام نہ ہو۔ اس دن کا نام بس سال کی آخری تاریخ ہی کافی ہے۔ اس حساب سے ہر ماہ میں چار ہفتے یا ۲۸ دن مقررہ ایام ہی پر آئیں گے۔ اور تیرہ مہینوں کا پُورا ایک سال بن جائیگا ؎

عالم مثال

سر ہٹلو سپریم کورٹ کلکتہ کے جج اپنی بیوی کو جو ولایت میں تھی خط لکھ رہے تھے۔ جو ناگہاں انکو اپنی بیوی سامنے کھڑی نظر آئی۔ اور پھر غائب ہوگئی۔ ان کی بیوی کا اسی رات کو انتقال ہوا تھا۔ جس رات کو وہ اپنے شوہر کو دکھائی دی تھیں۔ وہ چٹھی اب تک اُن کے خاندان میں بطور یادگار رکھی ہوئی ہے ؎

(۲)

جنوبی ہند میں ایک پادری ایک مشن کے چارج میں تھا۔ اُس کی اچانک موت ہوگئی۔ اسلیئے وہ مشن کے حساب کا کچھ پتہ نہ دے سکا۔ اُس کی جگہ جو پادری گیا۔ اُسکو حساب کی پڑتال کرنے پر ۷ سو روپے کی ایک رقم کے متعلق کچھ پتہ نہیں لگتا تھا۔ اسلیئے وہ بہت حیران تھا۔ ایک دن وہ ۷ سو روپے کی تلاش کرتا ہوا اپنی کرسی پر تھک کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد اُسنے دیکھا۔ کہ ایک شخص پادری کے لباس پہنے ہوئے اُسکے کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ اس میز کے پاس پہنچا۔ جہاں کہ حساب وکتاب کے کاغذات رہتے تھے۔ اُسنے میز کا ایک خانہ کھولا۔ اور اُس میں سے ایک کاغذ نکال کر میز پر رکھدیا۔ اور کرسی پر بیٹھے ہوئے پادری کے دھیان کو اُس کاغذ کیطرف اشارہ کے ذریعہ پھیرا۔ جب نئے پادری نے اُس کاغذ کو اُٹھا کر پڑھا۔ تو وہ ۷ سو روپے کی ایک رسید تھی۔ جو مدراس کے ایک شخص کو اُدھار دیئے ہوئے تھے۔ اس مدراس کے شخص کے ساتھ خط وکتابت شروع ہوئی۔ اُس نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ ہاں میں نے آپکے مشن کے سات سو روپے دینے ہیں ؎

عورت کی مشکلات قابل قدر

عورتیں امورات خانہ داری میں مصروف رہتی ہیں۔ مرد اسے کوئی مشکل اور اہم کام نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک یہ نہایت آسان ہے۔ کہ عورتیں تمام خاندان کے خورد ونوش کا انتظام کریں۔ گھر کو صحیح معنوں میں آرام دہ بنائیں۔ اور بچّوں کی پرورش کے علاوہ خانہ داری کے تمام کام سرانجام دیں۔ حالانکہ یہ مرحلہ بیحد دشوار گزار ہے۔ اور زندگی کے پر پیچ دور میں بہت کچھ بکھیڑے ہیں۔ جس میں تخیل فراست اور صبر آزمائی کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ صرف ایک کھانا پکانے کو ہی لیجئے۔ جو بڑا مشکل فن ہے۔ اور جسمیں

بہت کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ بریں لاکھوں عورتیں غربت کیوجہ سے خانہ داری کے تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دینے کیوجہ سے بہت تکلیفیں اُٹھاتی ہیں ؛

ایک بچی کی ذہانت

لڑکی کا نام سعیدہ ہے۔ اور اس کی جائے ولادت قصبہ ناگپور (ابو الفضل وفیضی کا مولد) علاقہ جودھپور ہے۔ اور اس کی عمر اسوقت تقریباً ۵½ برس ہے۔ اس لڑکی کی ذہانت کے متعلق ہم نے جو کچھ سنا تھا سچ پایا۔ ہمارے سامنے عمر خیام کی رباعیات کا مجموعہ رکھا تھا۔ اس لڑکی نے بلا تکلف رباعیاں پڑھنی شروع کردیں۔ اور نہ صرف اُس نے متن روانی سے کے ساتھ پڑھا۔ بلکہ قواعد کے نکات بھی بتاتی گئی۔ عربی کا امتحان کرنے کے لئے ہم نے اُس کے سامنے قرآن شریف رکھا۔ اُس نے قرآن شریف بڑی روانی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ عربی، فارسی اور اردو کی تحریریں پڑھنے کے بعد اس نے ہندی زبان کی ایک کتاب بھی اسی روانی اور تیزی کے ساتھ پڑھی جس روانی اور تیزی کے ساتھ اُس نے عربی اور فارسی عبارتیں پڑھی تھیں ؛

جو صاحب اِس بچی کی اِس ذہانت کا مشاہدہ کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کرسکتے ہیں :۔

مولوی اللہ بخش صاحب مکان عبدالرحمٰن چھچہ ناصر جنگ بیگم بازار

خزانہ پر سانپ

سُلطان مالدیپ کے شاہی خزانے میں بڑے بڑے گڑھے بنے ہوئے ہیں۔ جنکا مُنہ کھلا ہے۔ ان گڑھوں میں سونا چاندی اور جواہرات پڑے ہیں۔ کسی شخص کی مجال نہیں۔ کہ شاہی خزانے میں قدم رکھ سکے۔ کیونکہ بڑے بڑے کالے ناگ اِس خزانے کی حفاظت کررہے ہیں ؛

مکھیوں کی نقصان رسانی

پروفیسر لیفرائے کا بیان ہے۔ کہ صرف مکھیوں کیوجہ سے ہندوستان میں ...... ۷ اموات ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان مکھیوں سے ہی ہیضہ اور پلیگ پھیلتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ایک ایسی وبا پھیلی جس سے بیشمار اموات ہوئیں۔ ہم نے اسے انفلوانزا کا نام دیا ہے۔ اِس کو ۱۷ سال گذر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ یہ انفلوانزا پھیلا کیسے۔ اور یہ ضروری بات ہے۔ کہ یہ تباہی جراثیم سے ہی آئی ؛

کونین کا رواج ۲ دو عورتوں نے دیا۔

کونین کو مشرق و مغرب میں رواج دینے کا سہرا ۲ دو عورتوں کے سر پر ہے۔ یہ دونوں ۲ دو وائسراؤں کی بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک پیرو کے ہسپانوی وائسرائے کی بیوی کونٹس سنکون تھیں۔ جن کے نام پر یہ دوا سنکونا کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور دوسری ہندوستان کے پہلے وائسرائے کی بیوی لیڈی کیننگ ؛

کونین فرانس میں ۱۶۷۹ء میں پہنچی ماہرین علم نباتات کو اسکا علم ۱۷۳۹ء میں ہوا۔ ۱۸۴۰ء میں سنکونا کا پودا پیرس میں اُگایا گیا۔ ہندوستان میں اس پودے کی کاشت لیڈی کیننگ کی شرمندہ احسان ہے۔ ۱۸۳۵ء میں ایک ڈاکٹر نے لکھا تھا۔ کہ ہندوستان میں کھاسیا کی پہاڑیوں اور نیلگری کے علاقے میں اس پودے کی کاشت بآسانی کیجاسکتی

ہے۔لیکن بیس سال تک کسی نے اس طرف توجہ نہ کی *
ڈاکٹر اینڈرسن کچھ عرصے کے بعد جاوا سے سنکونا کے پودے لیکر واپس لوٹا۔ اور لنکا اور نیلگری کی پہاڑیوں اور دارجیلنگ میں ان کی کاشت کے تجربے کئے گئے۔ ان تجربوں میں کئی بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ آخر کار سنکونا کی کاشت کامیاب ثابت ہوئی *

ڈاکٹر اینڈرسن کے بعد سنکونا کی کاشت کا کام سر جارج کنگ کے سپرد کیا گیا۔ چند سالوں کے اندر سنکونا کی کاشت نے اس قدر ترقی کی۔ کہ ہندوستان کونین کے لئے دوسرے ملکوں کا دست نگر نہ رہا۔ اور باہر سے کونین کا آنا بالکل بند کر دیا گیا *

زندہ انسان کھاجانیوالی چیونٹیاں

ارجنٹائن میں ایک قسم کی چیونٹی ہوتی ہے۔ جو انسانی گوشت پر گذارہ کرتی ہے۔ یہ چیونٹی کسقدر ظالم ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ صرف ایک مثال سے لگ سکتا ہے۔ ایک دفعہ ایک عورت اپنے چھوٹے سے بچے کو پنگوڑے میں لٹا کر خود کسی کام کو باہر گئی۔ واپس آ کر دیکھا تو بچے کا گوشت یہ چیونٹیاں کھا گئی تھیں۔ اور باقی صرف ہڈیوں کا پنجر پڑا تھا۔

میڈیرا کے جزیرے میں آجکل کوئی پرندہ نہیں ملتا۔ کوئی وقت تھا۔ اس جزیرے میں پرندوں کی بہتات تھی۔ لیکن کسی طرح یہ نامراد چیونٹی اس جزیرے میں جا پہنچی۔ اور چونکہ یہ گوشت کھانے کی بڑی مشتاق ہے۔ اس لیئے اس نے پرندوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج اس جزیرے میں ایک بھی پرندہ نہیں ملتا *

سب سے پہلی ڈاکٹر خاتون

الزبتھ گیرٹ اینڈرسن کی ولادت کو پورے سو سال ہو گئے ہیں۔ انگریز عورتوں میں سے سب سے پہلے اس خاتون نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا۔ انگلستان کے لوگ اس بات کو بہت معیوب سمجھتے تھے۔ کہ عورتیں ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کریں۔ لیکن اس شیر دل خاتون نے لوگوں کی مخالفت کی بالکل پرواہ نہ کی۔ اور اپنا ارادہ پورا کر کے چھوڑا *

اس نے ۱۸۶۰ء میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ ایک اسکول میں داخل ہوئی۔ تو اُسے بعض مضامین کی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہ ملی۔ آخر ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے پریکٹس کرنے کی اجازت حاصل کر لی *

اُسے ۱۸۶۵ء میں پریکٹس کرنے کی اجازت ملی۔ آخر اُس نے ۵۲ سال تک اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرنے کے بعد ۱۹۱۷ء میں وفات پائی *

مشرقی حرم

ایک یورپین عورت کے قلم سے

ریگستان کے سیدھے سادھے گھروں میں جن کے گرد گارے کی اونچی اونچی دیواریں ہوتی تھیں۔ گھر کے مالک کی بیویاں اور لڑکیاں اور غلام عورتیں سب ایک ہی جگہ رہتی ہیں۔ گھر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ جہاں دھوپ ایکڑوں مین پر پڑ سکتی ہے۔ مکان کے ساتھ ہی بھیڑوں اور بکریوں کے

بارٹے ہوتے ہیں۔ اونٹ بٹھانے کی جگہ ہوتی ہے۔ اور مرغیوں اور کبوتروں وغیرہ کے ڈربے بنے ہوتے ہیں۔ اس سے پرے ریت ہی ریت ہوتی ہے۔ جہاں چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں کہیں کہیں دکھائی دیتی ہیں۔ ایسے گاؤں میں ایک شیخ یا گاؤں کا مکھیا ہوتا ہے۔ جو تمام مہمانوں کی خاطرداری کرتا ہے۔ اُس کی بیویوں کو سارا دن ساری ساری بھیڑ کے گوشت کے کباب پکانے اور مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ ان علاقوں کی عورتیں بہت ہی موٹی ہوتی ہیں۔ اپنے بالوں کو مہندی سے رنگتی ہیں۔ شاید اس علاقہ میں خوبصورتی کا معیار موٹاپا ہی ہے۔ کیونکہ نئی نویلی دُلہن کوشش کرتی ہیں کہ وہ اپنی باقی بہنوں کی طرح موٹی ہوسکیں۔ مجھے ایک لڑکی کے متعلق جو شادی کے قابل ہوچکی تھی معلوم ہے۔ کہ وہ ایک قدم بھی چل کر کام کرنے کو تیار نہ تھی۔ جب میں نے اُس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگی۔ میں بہت پتلی ہوں۔ کام کرنے سے موٹی نہ ہوسکونگی۔ کیونکہ جب میری شادی کی بات چیت ہو رہی تھی۔ تو میرے ہونیوالے سُسر نے کہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑکی کی آنکھیں خوبصورت ہیں۔ مگر میری دو انگلیوں کے برابر پتلی ہے۔ اور اسپر میری ہونیوالی ساس بول اُٹھی تھی۔ اس لڑکی کو موٹا بنانے کے لئے تو ہمیں تین اونٹ ضائع کرنے پڑیں گے ؛

جیساکہ میں نے بیان کیا ہے۔ حرم کی زندگی میں اگر کوئی راز ہے۔ تو بس یہی کہ جسقدر عورت موٹی ہوسکے موٹی ہو اور موٹی رہے۔ عرب کی عورتیں اپنے ناخنوں کو سیاہ رنگ میں رنگتی ہیں ؛

ترک خواتین

”ووڈ ڈومنین“ رقمطراز ہے:۔ یہاں قدیم رواج یہ تھا۔ کہ ہر گھر میں ایک یا ایک سے زیادہ ملازم ہوتے تھے۔ عام طور پر ایک تو ایسا شخص ہوتا تھا۔ جو بچپن سے ہی گھر میں رہتا چلا آیا تھا۔ اور دوسری کوئی ایسی یتیم لڑکی جسے گھر والوں نے کام کاج سکھلانے کے بہانے اپنے ہاں ڈال رکھا تھا۔ ان غیر مختار ملازموں کے کردار کی خوبی اور خرابی کا مدار گھر کے مالک اور مالکہ کے کردار کی اچھائی اور بُرائی پر تھا۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جن کیساتھ بہتر سلوک کیا جاتا تھا۔ لیکن اکثر ایسے تھے جنہیں بہت بُری طرح رکھا جاتا تھا۔ اُنہیں کسی قسم کی اُجرت نہیں دی جایا کرتی تھی۔ لیکن یہ تمام خرابیاں اب دُور ہوچکی ہیں۔ اس لئے کہ حکومت ترکی نے آبادی کی فہرستیں مرتب کرلی ہیں۔ اور ہر نومولود کا نام رجسٹر میں باقاعدہ درج کیا جاتا ہے۔ ہر ملازم کو پابندی سے اُجرت کارکردگی ادا کرنے کے بہت سخت قوانین بنائے جاچکے ہیں۔ ان پابندیوں سے بچنے کے لئے عورتوں نے یتیم بچوں کو متبنّٰی کرنا شروع کردیا ہے۔ مگر قانون نے اسپر بھی بہت سخت پابندی عائد کردی ہے۔ ان تمام پابندیوں سے مقصود یہ ہے۔ کہ گھر کی مالکہ گھر کے کام کاج میں زیادہ استغراق سے کام لے۔ اور امور خانہ داری کے فرائض کو خود انجام دے۔ پچھلے پانچ سالوں میں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکی کی شہری عورت بہت زیادہ مستعد اور سرگرم ہوگئی ہے۔ اور اب اُنہیں کاہلی کا وہ مرض کم ہوتا جاتا ہے۔ جسپر دیہاتی عورتیں اعتراض کیا کرتی تھیں ؛

انگلستان کی آئندہ ملکہ

(لنڈن بذریعہ ہوائی ڈاک) پارلیمنٹ کو اپنے تازہ پیغام میں ملک معظم نے لکھا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی آئندہ ملکہ کا

انتخاب کرے۔ آئینی طور پر ملک معظم کسی رومن کیتھولک شاہزادی سے شادی نہیں کرسکتے۔ لیکن وہ شاہی خاندان کی کسی شاہزادی کے علاوہ عوام میں سے کسی کنواری یا بیوہ لیڈی سے شادی کرسکتے ہیں۔ یورپ کے شاہی خاندانوں میں سے ذیل کی شہزادیاں قابل شادی ہیں۔ (۱) روسی شہزادی کایرہ جوکہ رُوس کی گرینڈ ڈچی میرل کی بیٹی ہے۔ (۲) شہزادی فریڈرک آف برنزوک لوئی برگ جوکہ قیصر کی پوتی ہے۔ (۳) شہزادی فریڈرک آف برنزوک لومبرگ جوکہ شاہ ڈنمارک کی بھتیجی ہے۔ امریکہ کی یہ رائے ہے۔ کہ شاہ ایڈورڈ ہشتم کسی امریکن لیڈی سے شادی کریں۔ کیونکہ اگر انہوں نے کسی یورپین شہزادی سے شادی کی۔ تو اس سے نئے ایمپائر کے مفاد کو نقصان پہنچیگا۔ امریکہ میں اسوقت ہیرڈ وایٹ ملرز کی صاحبزادی مس کانٹیسن مارو اور مسز جان راک فیلڈ کی پوتی مس ایڈلیٹ پرنٹس۔ مسٹر جے۔ پی مارگن کی پوتی مس لوئی مارگن ہیں۔ ورجینا فرینچ اور امریکہ کی سب سے خوبصورت لڑکی ——— آڈری فیبس ہے۔ نیویارک کے حلقوں کی یہ رائے ہے۔ کہ اگر اس قسم کی کوئی شادی سرانجام پاجائے۔ تو امریکہ نے برطانیہ سے جو قرضہ جات لینے ہیں۔ وہ منسوخ کردیئے جائینگے ؛

ستارے ٹوٹ کر گرتے ہیں

اُنٹیو یونیورسٹی (ریاستہائے متحدہ) کے ڈاکٹر وائیلی کا بیان ہے۔ کہ ہر سال کروڑوں ستارے ٹوٹ کر زمین پر گرتے ہیں۔ اور انہیں دُوربین کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔ جو دُوربین کی مدد کے بغیر دیکھے جاسکتے ہیں ان کی تعداد ۰۰۰۰۰ ۲۴ روزانہ ہے۔ ان میں تین لاکھ اتنے روشن ہیں۔ جتنے کہ بڑے بڑے ستارے جنہیں ہم روزانہ آسمان پر دیکھتے ہیں۔ ۱۳۰ ایسے ہیں جن میں سے ایک کا وزن نصف پونڈ ہوتا ہے۔ اور ان سے اتنی روشنی نکلتی ہے جتنی کہ پورے چاند سے نکلتی ہے۔ ہر ۳۰۰ سال کے بعد ایک ستارہ اتنا بھاری زمین پر گرتا ہے۔ کہ اس کا وزن ۲۵ ٹن ہوتا ہے ؛

نئی تہذیب کے خلاف جنگ

چین کے صوبہ یوننگ میں متمول اور قدامت پسند گھرانوں کی عورتیں نئی تہذیب کے خلاف جنگ میں شریک ہوگئی ہیں۔ یہ جنگ ان عورتوں کے خلاف ہے جو غیر ملکی فیشن کی دلدادہ ہیں۔ مغربی طرز کا لباس پہنتی ہیں۔ اپنے بالوں کو کٹواتی ہیں۔ اور بغیر جرابیں پہنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں۔ اس نئی سوسائیٹی کی ممبر عورتیں ٹولیاں بناکر نئے فیشن کی عورتوں کو نہ صرف بازاروں میں ہی تنگ کرتی ہیں۔ بلکہ اگر انہیں شک ہوجائے۔ کہ کسی گھر میں نئے فیشن کی عورت رہتی ہے تو اُسکے گھر پر بھی چھاپہ مارتی ہیں۔ وہ اپنے ساتھ قینچی لے جاتی ہیں۔ اور اگر کسی عورت کے فیشن دار بال کٹے ہوئے ہوں۔ تو انہیں اس طرح کاٹ دیتی ہیں۔ کہ وہ بالکل خراب ہوجائیں ؛

سڈنی میں عجیب وباء

آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ایک عجیب وباء پھیل رہی ہے۔ وہاں کئی لوگ نیند میں گھروں سے نکل کر باہر چلے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں مطلقاً کوئی علم نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر حیران ہیں۔ کہ اس وباء کے اسباب کیا ہیں۔ ایک گھر کے تمام ممبر اس مرض میں مُبتلا ہیں۔ ایک ممبر اکثر رات کے کپڑوں میں سڑکوں پر چہل قدمی کرتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ دو میل تک نیند میں پیدل چلکر وہ صحیح سلامت

واپس گھر آجاتا ہے۔ لیکن اگلی صبح اُسے اس کا پتہ تک نہیں ہوتا۔ کہ وہ رات کو سیر کو گیا تھا۔ تین اور ممبر رات کو اُٹھ کر کئی گھنٹے کام کاج کرتے رہتے ہیں۔ مگر صبح انہیں بالکل یاد نہیں رہتا۔ کئی شخص بازاروں میں ننگے چلتے پکڑے گئے ہیں۔ ایک شخص نے نیند میں اپنے مکان کی دوسری منزل سے چھلانگ لگا دی۔ ایک لڑکا آدھی رات کے وقت اپنی کتابیں لیکر سکول کی طرف چلا گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اسے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ پولیس اُسے لے گئی ۔

ہندو جوگیوں کی ریاضتیں

ہردوار کے قریب رشی کیش ہندوؤں کا ایک مشہور تیرتھ ہے۔ اسٹیٹسمین میں ایک میم صاحبہ میری ہیلوز لکھتی ہیں۔ کہ وہاں حال میں ایک نوجوان جوگی ۴۲ دن کیلئے سمادھی بیٹھا۔ جوگی نے گنگا اشنان کیا۔ اور اسکے بعد ایک مجمع عام کے سامنے جسمیں وہاں کے مہنت بھی تھے۔ اور سرکاری پولیس بھی۔ کوٹھڑی نما قبر کے اندر اترا۔ فرش زمین پر چوزانو آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں بند کر لیں اور زبان تالو سے لگالی جس سے سانس کی آمد و شد کا راستہ ہی رک گیا۔ اس "پران یوگ" میں کہتے ہیں کہ رُوح اسے جسم سے کھینچکر دماغ کے بالائی گوشہ ام الدماغ میں قید ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور چلہ کش کو بجز ایک خاص سرور کے اور کسی چیز کا احساس نہیں رہ جاتا۔ اسی طرح وقت و زمانہ کا احساس بھی باقی نہیں رہتا۔ دو سیکنڈ اور دو گھنٹے اور دو ہفتے اسکے لئے سب یکساں ہو جاتے ہیں۔ بہرحال مقبرہ کی عمارت ہر طرف سے چن دیگئی۔ پکی اینٹوں سے پاٹ دیگئی۔ صرف چھت کیطرف دو چھوٹے سے جھروکے رہنے دیئے گئے۔ اسپر بھی بہت گھنی جالی اور لوہے کی سلاخیں لگا دی گئیں۔ دو دن گزرے چار دن، آٹھ دن۔ ہوتے ہوتے پورے ۴۱ دن گذر گئے۔ ذرا اس طویل مدّت کا خیال تو کیجئے۔ اور جب بیالیسویں دن کی صبح ہوئی۔ تو اپنے وقت مقررہ پر مُردہ جوگی اپنی زبان میں خدا کا نام لیتا ہوا جی اُٹھا۔ آنکھیں کھولدیں تنفس جاری ہو گیا۔ سول سرجن مع اپنے عملہ کے پہلے سے بلا لئے گئے تھے۔ قبر کھولنے والوں نے دیکھا کہ دیمک نے مُردہ کے بائیں ہاتھ میں گھر تک بنالیا ہے ۔

عورتوں کی جنگی تربیت

ماسکو۔ ۲۰ مارچ۔ سوویٹ رُوس میں بہت جلد ایک زنانہ فوج منتظم ہونیوالی ہے۔ اس میں سپاہیوں اور گھوڑ سوار افسروں کے علاوہ ہوا باز اور وہ عورتیں بھی شامل ہونگی جنکو چھتری کی امداد سے غباروں سے اُترنے کی مہارت ہوگی ۔

فوج میں زنانہ والنٹیروں کے داخلہ کیلئے دو سال گذرے جو قانون نافذ کیا گیا تھا۔ اسکے مطابق بہت سی عورتیں فوج میں بھرتی ہو گئی ہیں۔ ان کو جنگ کے جدید ترین طریقوں کی تربیت دی جا رہی ہے ۔

مِصریوں کی اخلاقی حالت

مصری مسلمان عیاشی میں نمبر اوّل ہیں۔ عورتوں پہ، جوا، پر، سگرٹ نوشی پر، سینما، تھئیٹر، ڈرنک اور شراب پر دل کھول کر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اپنے وقت کا بہت سا حصّہ بیکار قہوہ خانوں میں بیٹھ کر گزار دیتے ہیں۔ غرضیکہ ان مسلمانوں کی زندگی کا مقصد سوائے کھانے پہننے

اور عیش و عشرت کے اور کوئی نہیں۔ اور نہ ان میں کوئی مذہبی رُوح ہے۔ عام طور پر شکایت کی جاتی ہے۔ کہ ترکوں نے مذہب اسلام چھوڑ دیا ہے۔ ایسے صاحبان سے کوئی یہ پُوچھے۔ کہ مصری مسلمان کونسے اسلام پر قائم ہیں؟ کیا یہ علانیہ شراب نہیں پیتے؟ اور دیگر ان کاموں میں جو اِسلام نے ممنوع قرار دیئے ہیں۔ علانیہ وہ حصّہ نہیں لیتے؟ اس جگہ کے مُسلمانوں کی مذہبی حالت سے تو ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کئی درجے اچھی ہے۔ (پیغام صلح)

ملیریا کی تباہ کاری

ہندوستان میں ہر سال تقریباً دس کروڑ آدمی ملیریا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جن میں سے کئی لاکھ راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔ اور ساڑھے سات کروڑ کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ مدّت تک اپنا کام کاج کرنے کے ناقابل ہو جاتے ہیں۔ ان مریضوں کے علاج معالجہ پر جو روپیہ صرف ہوتا ہے اور اثرات مابعد کی وجہ سے جو مالی نقصان ہوتا ہے۔ اس کا مجموعی تخمینہ اسّی کروڑ روپیہ سالانہ سے ہرگز کم نہیں۔

اسلام ہی مساوات کا مذہب ہے

میری رائے میں پنچم لوگوں کیلئے

اسلام ہی تمام اُمیدوں کا مرکز ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ تمام مذاہب میں سے اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جس کے پیروؤں میں اتحاد اور اخوت کا خیال بلند ترین مقام پر پہنچا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم لوگوں میں اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ لیکن یہ خیال کرنا محض حماقت ہے۔ کہ چونکہ ماپلے (مالابار کے مُسلمان) ناصاف رہتے ہیں۔ اور ظالم اور بیوقوف ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے سب مُسلمان ایسے ہی ہیں۔ سوائے مُسلمانوں کے کوئی قوم ایسی نہیں جنہیں اخوت کا احساس اسقدر مضبوط ہو گیا ہو۔ اور اسلئے اگر پنچم لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے نام پر جو داغ ہے وُہ دُور ہو جائے اور انکی جو درگت بنتی ہے۔ اور انکی جو تحقیر ہوتی ہے۔ اس کا خاتمہ ہو۔ اگر وہ بازاروں میں معزز آدمیوں کی طرح اپنا سر اونچا رکھکر چلنے کے آرزومند ہیں۔ تو میں لاکھ مرتبہ لاکھ سے بھی زیادہ مرتبہ کہونگا۔ کہ اُنہیں چاہیئے۔ کہ مناسب احترام کے ساتھ اسلام اور صرف اسلام کو قبول کرلیں۔ اسوقت بھی مُسلمان ہندوؤں کی ایک تہائی ہیں۔ مگر جنہیں ہندو کہا جاتا ہے۔ اُن کی تین چوتھائی پنچم ہیں۔ جب یہ پنچم اِسلام کو قبول کرلیں گے۔ تو ہندوستان کی ۲/۳ آبادی مسلمان ہو جائے گی۔ میرا مضبوط ایمان ہے۔ کہ اگر ہندوستان سُوراج یا اپنی حکومت چاہتا ہے۔ تو ہندو آبادی جو ہر ایک خساست اور بیہودگی کا منبع ہے کم ہونی چاہیئے۔ اور مسلمانوں کی تعداد بڑھنی چاہیئے۔ (جنوبی ہند کے اچھوت لیڈر کا اعلان)

جب کہا میں نے جہالت سے کہ کیوں اے بے تمیز
تو ہے خاتونانِ اسلامی کی ہمسیلی بنی
بولی وہ میں کیا کروں اسمیں خطا میری ہے کیا
مہتروں میں اور چماروں ہی میں رہتی تھی پڑی
بدنصیبی سے مری لیکن وہاں جانے لگیں
لیڈیاں وہ کہتے ہیں جنکو کرسچن مشنری
بھاگ کر میں نے وہاں سے ہندوؤں میں لی پناہ
لڑکیوں سے اُنکی میں جاکر سہیلی بن گئی
آریوں کو مل گئی اس بات کی لیکن خبر
مجھ کو واں سے بھی نکالنے کی انہوں نے ٹھان لی
تب مسلمان لڑکیوں سے میں نے بہناپا کیا
اس لئے اُن کے گھروں میں ہوں میں اب جا پہنچی ....

مختلف واقعات

جڑانوالہ میں ایک سکھ عورت کی اچانک موت واقع ہوگئی۔ جب وہ موٹر سے اُتری تو اُسوقت پیاس سے نڈھال تھی۔ اور اُس نے ایک تانگہ والے سے پانی مانگا۔ تانگہ والے نے جواب دیا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ ایک تو عورت پہلے غمزدہ تھی۔ اور دُوسرا مُسلمان کا لفظ سُنتے ہی اسکی فوراً موت واقع ہوگئی۔ پولیس نے اپنی تسلّی کے بعد لاش وارثان کے حوالے کردی۔ عورت مذکورہ کی گود میں ایک سوا سالہ لڑکی بھی تھی ؛

پولیس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکے کو امرت سر میں ---- ایک شخص کی جیب کترنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ جس میں ایک ہزار روپیہ تھا ؛ (پرتاپ)

(لائلپور۔ ۳۰ مارچ) چک ۲۲۱ گوگیرہ برانچ کے دیہاتی ساہوکار دیارام کا چھ سالہ بیٹا اپنے والدین کے گھر سے رات کو سویا ہوا گم ہوگیا۔ واردات کے متعلق حالات اِس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ اس معصوم بچّے کے باپ نے گاؤں اور علاقہ کے زمینداروں سے کئی ہزار روپیہ قرض لینا تھا۔ وقوعہ کی رات بچّہ گھر میں سویا ہوا تھا کہ صبح کیوقت بستر سے گُم پایا گیا۔ دوران تفتیش میں تھانہ مُریدوالہ کے سب انسپکٹر شیخ عبدالعزیز نے اپنے ہُنر سے ایک بچّہ کی لاش برآمد کی۔ جس کے گلے میں گہرا زخم تھا۔ چنانچہ وہ لاش بچے کے وارثوں نے شناخت کر لی ہے۔ اور تھانہ سمندری کی پولیس نو زمینداروں سے جن کے خلاف بچّہ کے والدین کو شبہ ہے۔ تفتیش کر رہی ہے ؛

مِس ہیلن میئر کو جو جرمنی کی ایک مشہور کھلاڑی عورت ہے۔ آلمپک کھیلوں میں اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کی دعوت دیگئی ہے۔ اگرچہ وہ یہودی ہے۔ مگر اُس سے یہ وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ اُسے شہریت کے تمام حقوق دیئے جائیں گے۔ جن سے دوسرے یہودیوں کو محروم کر دیا گیا ہے۔ اسے "آنریری آرین" مقرر کرنے کی پیشکش کی گئی ہے ؛

عام طور پر پرندے اپنے بچّوں کو دانہ وغیرہ کھلانے کیلئے اپنی چونچ ان کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر ایک پرندے کا طریقہ بہت عجیب ہے۔ وہ اپنا منہ کھول لیتا ہے۔ حلق میں دانے رکھ دیتا ہے۔ بچّہ حلق میں داخل ہوکر تمام دانے کھا کر خود بخود باہر آجاتا ہے ؛

برطانیہ میں مرد تو سگریٹ پیتے ہی ہیں۔ مگر اب عورتیں ان سے بھی بازی لے جا رہی ہیں۔ چھوٹی بڑی سب تمباکو نوشی کا شکار ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امپیریل ٹوبیکو کمپنی کا اس سال کا منافع ۲۰۲۶۴۰۲۷۰ پونڈ کا لگایا گیا ہے۔ برطانیہ میں پچھلے سال کل ۲۵ ارب سگریٹ خرچ ہوئے ؛

ایک بیوہ استری ہے۔ اور اس نے چند ایک اور بیوہ عورتیں بھی اپنے ساتھ ملائی ہوئی ہیں۔ اس عورت نے یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ وہ ہر روز پرماتما کے درشن کرتی ہے۔ اس طرح شہر کی بہت سی عورتیں اس کے مندر میں آتی جاتی ہیں۔ اور طرح طرح کے کھانے وغیرہ گھر سے تیار کر کے لاتی ہیں۔ اور مندر میں دے جاتی ہیں۔ نوبت یہانتک پہنچ گئی ہے۔ کہ چند عورتیں بغیر اس کے درشن کے کھانا تک نہیں کھاتیں۔ اس عورت نے پہلے یہ پرچار کرنا شروع کیا۔ کہ بیوہ عورتوں کو شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسکے بعد یہ پرچار کیا۔ کہ عورتوں کو بچے پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ بچے پالنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور کہا۔ کہ اگر شادی نہ کی جائے۔ تو عورتیں ان تمام تکلیفوں سے جو کہ خانہ داری کی ہوتی ہیں۔ بچ سکتی ہیں۔ سُنا گیا ہے۔ کہ شہر کی ایک دو اور لڑکیاں بھی ایسا کرنے پر تیار ہیں ؛ (لیہ ضلع مظفر گڑھ)

ایک لڑکا بیان کرتا ہے۔ کہ تین چار روز کا واقعہ ہے۔ کہ مَیں رات کو اپنی چھوٹی ہمشیرہ کے ہمراہ اپنے گھر سویا ہوا تھا۔ جبکہ ہم دونوں کو ایک پٹھان نے اٹھا کر بوریوں میں بند کر کے گاڑی میں ساتھ لیا۔ جب مَیں گاڑی میں پڑا ہوا تھا تو ایک مسافر کا پاؤں میرے سر پر آ گیا۔ میں نے شور مچایا۔ تو تمام مسافر ہماری طرف متوجہ ہو گئے۔ جسپر پٹھان مذکور نے میری بہن والی بوری گاڑی سے نیچے پھینک دی۔ اور خود بھی چھلانگ لگا کر بھاگ گیا۔ میں میاں چنوں پہنچ گیا۔ جہاں اس بابو نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ میرے باپ کا نام گوردیال ہے۔ اور گوجرہ منڈی میں کام کرتا ہے ؛

گذشتہ دنوں جو برفانی طوفان آیا تھا۔ اس میں علاقہ گریز کے ایک سو دس آدمی ہلاک ہوئے۔ اِسوقت تک اس طوفان کے سلسلے میں دو سو تیس اشخاص کی ہلاکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے ایک ریلیف فنڈ کھولا ہوا ہے۔ جس میں مہاراجہ بہادر اور مہارانی صاحبہ نے ڈیڑھ ہزار روپیہ دیا ہے ؛

(ریاستہائے متحدہ کے ایک شہر فینکس دایری زما) میں ایک عورت کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے نچلے جبڑے میں تمام دانت ہیں۔ اور بہت مضبوط ہیں۔ اُوپر کے جبڑے میں دونوں طرف کی ڈاڑھیں بھی ہیں۔ ڈاکٹروں نے اِس بچّہ کا معائنہ کیا ہے۔ اور اسکے جسم میں کوئی نقص نظر نہیں آتا ؛

ریویوز

ہمارے کرم فرما ابو الفضل محمود صاحب قادیانی مفصلہ ذیل رسالے حال ہی میں شایع کئے ہیں۔ قادیان کے پتے سے طلب فرمائیں ؛

مسیح آف احمدیت یعنی احمدیت کا پیغام انگریزی جو سر ظفر اللہ خاں کا ایک لیکچر ہے۔ آرٹ پیپر پر نہایت خوشنما چھپوایا ہے۔ اور فوٹو بھی ساتھ ہے۔ ایک روپیہ میں آٹھ کاپی۔ اور دوسرے کاغذ پر ایک روپیہ میں سولہ کاپی۔ قیمت بذریعہ ٹکٹ آنی چاہیئے ؛

اردو کشتی نوح کارڈ سائز عمدہ کاغذ پر نہایت خوشنما خط چھپوائی گئی ہے۔ ایک آنہ فی کاپی۔ چالیس روپے ہزار۔ دوسرے کاغذ پر صرف ڈیڑھ پیسہ فی کاپی۔ مگر دو کاپی سے کم نہیں دیجائیگی۔ [illegible] ؛

اطبائے قدیم وجدید کا یہ مسلمہ فیصلہ ہے۔ کہ خون صاف رکھنا صحت کیلئے ضروری ہے۔ خون کی ہر قسم کی خرابیاں اسی موسم میں سر اٹھا کر صحت کو بگاڑ دیتی ہیں۔ اور زندگی کو وبال جان بنا دیتی ہیں:۔

جوہر عشبہ چوب چینی رجسٹرڈ

آجکل استعمال کیجئے ہر قسم کی خرابی خون کی بیخکنی کر دیتا ہے

یہ اعلیٰ درجہ کا مصفیٰ خون مرکب بگڑے ہوئے خون کو صاف کرنے اور نیا صاف خون پیدا کرنے میں متواتر پچاس سال سے اپنا کمال دکھا رہا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں خارش داد ہتھیلیوں کی جلن اور رنگت کی زردی بھوک کی کمی حیض کی خرابی۔ بھگندر۔ خنازیر کے زہریلے مواد کو بھی خون میں سے چھانٹ چھانٹ کر نکال دیتا ہے:۔

اس کے سامنے ساری مصفیٰ خون دوائیں ہیچ ہیں

قیمت فی شیشی چھ اونس (۴۸ خوراک) تین روپیہ۔ بذریعہ وی پی ۳/۱۲ ہے

" " تین اونس (بچوں کیلئے) ایک روپیہ آٹھ آنہ " " " ۱/۱۵

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

اصلی فیسرین خریدیں نقلی سے بچیں

اپنے چہرہ کو رشک آفتاب بنانا چاہتے ہو۔ تو

فیسرین رجسٹرڈ

جیسی معتبر اور جادو اثر دوا استعمال کرو۔ یہ لطیف کریم جلد کے موذی امراض کیل چھائیوں سیاہ دھبوں بھورے تلوں کھجلی ایگزیما وغیرہ کو کم سے کم عرصہ میں نابود کر دیتی ہے۔ **خوبصورتی میں عمر بھر فرق نہیں آتا۔** تعریفی خط از محترمہ بیگم مولانا محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ (لاہور)۔ "میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسرین استعمال کی اور اسے مہاسوں اور چھائیوں وغیرہ کیلئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے"

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور (پنجاب)

میری پیاری بہنو!

دُنیا میں تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بالکل سچ بات ہے۔ تندرستی سے ہی دین و دُنیا کے فرائض سرانجام ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی طبیعت سُست رہتی ہے۔ رنگ زرد ہو گیا ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ماہواری ٹھیک نہیں ہیں۔ یا ان امراض کی وجہ سے اولاد جیسی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ تو آپ میری طرف رجُوع کریں میرے پاس ان امراض کو دُور کرنے والی بہت مجرب دوا ہے۔ جس کے استعمال سے بہت سی بہنیں صحتیاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ میں نے اس دوا کو بہت مفید پایا ہے۔ اس لئے رفاہ عام کے لئے اشتہار دیا ہے تاکہ میری بہنیں اس موذی مرض سے نجات پائیں جس بہن کو ضرورت ہو۔ مجھ سے منگا کر فائدہ اٹھائیں اس کی قیمت صرف دو روپیہ مقرر کی ہے جو لاگت کے مطابق ہے:۔

ملنے کا پتہ

نجم النساء معرفت نجم الدین احمدیہ شاہدرہ لاہور

وصیتیں!

۴۴۳۱ :۔ منکہ خورشید بیگم زوجہ ملک عزیز احمد صاحب قوم اوان عمر تیس۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ایک ہزار روپیہ۔ زیورمالیتی دو ہزار۔

گواہ شد:۔ ملک عزیز احمد عفی اللہ عنہ خاوند موصیہ ؛ العبد:۔ خورشید بیگم زوجہ ملک عزیز احمد صاحب ۵ ۱/۱۰ ؛ گواہ شد:۔ ملک بشیر احمد ارشد کواپریٹوڈیپارٹمنٹ فیروزپور ؛

۴۴۹۶ :۔ منکہ عبدالحمید ولد شیخ نیاز علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن قصبہ انچولی تحصیل میرٹھ ضلع میرٹھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں صرف ماہوار آمد بطور پنشن مبلغ -/۲/۳۷ ہے۔ اس کا ۱/۹ حصہ تازیست ماہوار ادا کرتا رہوں گا ؛

گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن ولد شیخ نیاز علی قصبہ ڈمالی ضلع بلندشہر حال انچولی ضلع میرٹھ ؛ العبد:۔ عبدالحمید ولد شیخ نیاز علی ساکن انچولی ضلع میرٹھ بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ حکیم عبدالصمد ولد حکیم عبدالغنی ساکن انچولی ضلع میرٹھ بقلم خود ؛ گواہ شد :۔ قمرالدین بقلم خود ؛

ترقیٔ حسن اور حفاظت چہرہ کے لئے

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ یہ خوشبودار کریم نہ صرف کیلوں۔ چھائیوں۔ پھنسیوں۔ داغوں۔ مہاسوں۔ داد۔ چنبل اور لوکل سور کی واحد دوائی ہے۔ بلکہ رنگ کو نکھارنے میں بھی لاثانی ہے۔ جناب محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ سے گولڈن فیسلین منگوائی تھی۔ میرے ایک دوست نے استعمال کیا۔ اور بہت فائدہ مند پایا۔ وہ اسکی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں۔ کہ آپ کے اشتہار کے مطابق ہے۔ قیمت:۔ فی شیشی چودہ آنے علاوہ محصول ڈاک ؛

نوٹ:۔ گولڈن فیسلین رجسٹرڈ پبلک کی رائے آپکے سامنے پیش کرتی ہے۔ آزمائش اور ہماری صداقت کا امتحان فرماویں ؛

ملنے کا پتہ

گولڈن فیسلین فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور (پنجاب)

(۱)

آج مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء بروز سوموار لجنہ اماءاللہ لاہور کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ لاہور میں بصدارت پریذیڈنٹ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم سے بنت محمد شریف صاحب نے جلسہ کا آغاز کیا۔ اسکے بعد ایک بہن نے درثمین سے نظم پڑھی۔ پھر حفیظ صاحبہ نے اپنا مضمون جو خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا سُنایا۔ عاجزہ نے خطبہ جمعہ ۲ مارچ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھ کر سنایا ؎

آخر میں چند بہنوں نے نظمیں پڑھیں۔ بہنوں سے چندہ وصول کیا۔ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا ؎

(اہلیہ بابو عبدالحمید صاحب)

(۲)

جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ کا یہ جلسہ منعقدہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء صوفی علی محمد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ چھاؤنی لاہور کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پُر ملال پر ان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور مرحومہ کی اُن مخلصانہ خدمات کا جو انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک بحیثیت پریذیڈنٹ لجنہ اماءاللہ مزنگ سر انجام دیں دلی شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتے ہوئے یہ دُعا کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور صُوفی صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ؎

(خاکسار محمد شفیع سیکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ مزنگ لاہور)

پھول اور بیل

پھول چھوٹے بچوں کے تکیے کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اور میز پوش یا تکیوں کے کناروں پر بنایا جائے تو خوشنما معلوم ہوگا ؎

(ممتاز اختر دختر منشی محمد اسماعیل صاحب قادیان)

بابو عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا ؎